ہیں۔ کیا موجودہ طرز خیال کی ہم آہنگی جس کا نتیجہ یا تو جنگ یا مفلسی و فاقہ کشی ہوتا ہے، کبھی بھی تعلیم کہی جا سکتی ہے؟ ہم ہرگز اس دھوکے میں نہ رہیں کہ اس طرح مشروط اور اثر پذیر رکھنے سے ذکاوت اور مسرت حاصل ہو گی۔ اگر ہم خائف رہتے ہیں، یا محبت سے بے بہرہ، یا قطعی بے حس اور بے نیاز رہتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم کو اس سے کوئی دل چسپی نہیں کہ ہر فرد بشر محبت و نیکی کی فضا میں پھلے پھولے، بلکہ اس کے برعکس یہ پسند کرتے ہیں کہ اوروں کے کندھوں پر بھی ویسا ہی مصائب کا بار رہے جیسا کہ ہم نے اپنے سر لے رکھا ہے اور جس میں خود اوروں کا بوجھ بھی شامل ہے۔

طلبہ کو موجودہ ماحول قبول کرا کے مشروط پابند کر دینا صریحاً حماقت ہے۔ اگر ہم بخوشی اور اپنی مرضی سے تعلیم میں بنیادی تبدیلی پیدا نہیں کرتے تو موجودہ پریشانیوں اور مصائب کے قیام کی ذمہ داری ہمارے سر ہو گی اور بالآخر جب کبھی کوئی ہیبت ناک اور وحشیانہ انقلاب کا طوفان آیا تو اس وقت دوسرے گروہوں کو ناجائز فائدہ اٹھانے کا اور جبر و بے رحمی کرنے کا موقع ہاتھ آ جائے گا۔ جس کسی گروہ کے ہاتھ میں طاقت ہو گی وہ جور و تشدد کے نئے طریقے نکال لے گا۔ خواہ وہ طریقے قطعی وحشیانہ ظلم کے ہوں، یا ایسے نفسیاتی طرز کے ہوں جن میں تالیف قلوب سے کام لیا جائے۔

سیاسی اور تمدنی وجوہ سے تربیت اور ضبط و نظم موجودہ سماجی و معاشرتی نظام کا ایک اہم جزو بن گئے ہیں۔ اور چونکہ ہم نفسیاتی طور پر محفوظ رہنے کے خواہش مند رہتے ہیں، اسی لیے کسی نہ کسی شکل کے ضبط و نظم کو قبول کر کے اس پر عمل کرنے لگتے ہیں، ضبط و نظم ایک خاطر خواہ نتیجہ کا پورا یقین دلا دیتا ہے۔ ہم تو نتیجہ کو ذرائع پر فوقیت دیتے ہیں، حالانکہ دراصل صحیح ذرائع اور طرزِ عمل پر ہی صحیح نتیجہ کا انحصار ہوتا ہے۔ تربیت سے کام لینے میں ایک خطرہ یہ ہے کہ ہم نظام اور طریق عمل کو ان انسانوں سے زیادہ مقدم سمجھنے لگتے ہیں، جو اُس طرزِ عمل کے پابند ہو گئے ہیں۔ ایسی صورت میں ضبط و نظم، انس و محبت کی جگہ لے لیتا ہے، اور چونکہ ہمارا دل محبت سے خالی ہے، اس لیے ہم تربیت کے پیچھے چپکے رہتے ہیں۔ آزادی نہ کبھی ضبط و نظم سے نہ شدید مخالفت سے حاصل ہوتی ہے اور آزادی، نہ ایک منزل مقصود ہے نہ انجام، جس کے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ آزادی کو آغاز ہی میں ملحوظ خاطر رکھنا ہے نہ کہ انجام میں۔ آزادی حاصل ہونا کوئی بعید مستقبل کا معیار نہیں سمجھا جا سکتا، آزادی کے معنی مطلب بر آری اور خود اطمینانی کے مواقع نکالنا نہیں ہیں، نہ دوسروں کا لحاظ اور خیال نظر انداز کر دینا۔ اس کے معنی ہیں جس استاد میں خلوص اور صداقتِ قلب ہے، وہ بچوں کی ہر طرح حفاظت کرے گا اور ہر ممکن طریقے سے ان کی مدد اس غرض سے کرے گا کہ وہ